منشور محمدی

۱۳۰۶ھ

بنگلور

منشور رسولان ہم محتاج بخاتم
یا خاتم و مہر آمدہ منشور محمدؐ

توریت بلا توریہ انجیل بجیل
گویان صفت و سیرت مبرور محمد

نمبر ۱ | مطبوعہ ۵ محرم الحرام سنہ ۱۳۰۶ ہجری | جلد ۱۸

اشتہار یہہ اخبار عشرہ دار بمضامین تردید مذہب عیسوی چھپتا ہے قیمت سالانہ بحساب ۸ روپیہ بذریعہ منی آرڈر بنام مہتمم آنی چاہیے

منشور محمدی کا اٹھارواں سال

انسان ناقص البیان کا کونسا مونہہ ہے جس سے اولئے حمد و شکر ذات لم یلد و لم یولد ہو سکے اور اوسکا کیا مقدور کہ نعت جناب سرور کائنات سرور انبیا احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم ادا کر سکے۔

اما بعد۔ خدا کا ہزار ہزار شکر ہے کہ منشور محمدی کا سترھوان سال بھی بخیر و خوبی اتمام کو پہونچا اور اوسی کے فضل و کرم سے اٹھارواں سال شروع ہوا۔

منشور محمدی کے اغراض و فواید معلوم کرنے کے واسطے اوس کے اجرا کے وقت کا جان لینا کافی ہے منشور محمدی ایسے وقت نکلا جبکہ ہندوستان مین کفر و الحاد و شرک کا بہت زور تہا صلیب پرست جہان کہین کسی انپڑھ مسلمان کو پا لیتے تہے تو بحث کی طرح ڈالکر انپر بحث مین سبقت لیجاتے تہے اور بیچارہ کو بسبب اپنے جہل کے کچہ جواب نہ بن پڑتا تہا اور بظاہر ساکت اور مغلوب ہو جاتا تہا۔ غرض اونکو غلبہ اور باطل حق کو مغلوبیت نصیب ہوتی تہی۔ گو حق بر حال مین غالب ہے۔ ان حزب اللہ ہم الغالبون۔ عیسائی سرخانہار کہڑے ہوکر خدا کی پاک ذات کو ابوبیت سے عیب سے معیوب کرنا شروع کئے تہے اور خدا کا رحم مریم مین ماہیت انسان مین داخل ہونا اور ماہیت انسان قبول کرنے کا گندہ مسئلہ بیان کرتے تہے (نعوذ باللہ منہا)، وہ اسی پر بس نہ کرتے تہے بلکہ اپنی مسائل کو عام اہل ہند اور مسلمانون مین شایع کرنا چاہتے تہے اور ان کو ان عقاید کی تعلیم سے گمراہ کرنا چاہتے تہے۔ اسی پر اکتفا نہ تہی بلکہ مصلحان اخلاق بنی آدم و دنیا کے سردار پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کا نام بڑی حقارت آمیز الفاظ مین بیان کیا جاتا تہا اور عوام کے دلون مین نفرت پیدا کی جاتی تہی۔ اور تمام ہند مین ان کی مقابلہ اور ان کے عقاید باطلہ کی تردید اور ان کے زور کو توڑنے کے لئے کوئی اخبار نہین

کتابون کے نام بذریعہ نور افشان ظاہر فرمائے اور ان کتابون کے جواب جو آپ نے لکھے ہین ہون تولائے تاکہ ناظرین انصاف انہین آپکے جوابون اور ان کتابون کی حقیقت سے آگاہ ہوکر کوئی اپنی رائے قایم کرین اپنے منہ سے آپ ہی میان منہو ہوے آپ یہ نہین جانتے کہ آپکی بیبل شیخی بازون کے حق مین کیا فرماتی ہے کہ بنی آدم کی شیخی پست کیجائیگی یسعیاہ ۲ باب ورس ۱۱ پھر زبور ۵۰ مین لکھا ہے کہ وے شیخی باز ہین تیرے آنکھون کے سامنے کہڑے رہ نہین سکتے۔

قولہ حضرت موسیٰ کے وقت مین کثرت ازدواج اور طلاق کی رسم جاری تہی اور یہودیون کی کمزوری کے باعث دوسری بات آنکھ کے بدلے آنکھ اور دانت کے بدلے دانت وغیرہ احکام جاری تہے اس کے بعد خداوند مسیح نے ان پر یہ ترقی اور خوبی دکہلائی کہ سوائے زنا کے طلاق ناجائز ہے اور ایک سے زیادہ بیوی کا رکہنا منع فرمایا اور دوسرے حکم کے نسبت یہ فرمایا کہ اپنے دشمنون کو پیار کرو جو تمہارا برا کرین ان کا بہلا کرو

اقول اس آپکی تقریر مذکورہ بالا مین تین امر بیان ہوے ہین۔ امر اول۔ سوائے زنا کے طلاق ناجایز۔ امر دوم ایک کے سوا بہت عورتین کرنی۔ امر سوم اپنے دشمنون کو پیار کرنا گو وہ برائی ہی کرین۔ جواب امر اول یہ ہے جو جیسا آپون نے طلاق کے مقدمہ مین زنا کی قید لگائی ہے کہ مرد عورت کو سوائے زنا کے طلاق نہین دیسکتا جیسکا انجیل متی ۵۔ ۳۲ مین لکہا ہے مگر یہ حکم انجیل کا صرف کسی خاص غرض کو پورا کرنے کے واسطے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا ہے کیونکہ طلاق عورت کے بارے مین جو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کتاب استثنا باب ۲۴۔ آیت اول مین حکم فرمایا ہے وہ حکم بہی صرف تہوڑے ہی مدت کے واسطے تہا اس لئے وہ حکم حضرت مسیح علیہ السلام نے منسوخ فرمایا مگر ہمارے نزدیک دونون حکم توریت و انجیل کے اصل مرکز پر قایم نہین ہوے۔ کیونکہ اگر پہلے حکم توریت کی طرف خیال کیا جاتا ہے تو طلاق کا حکم سہل اور عام ہونے سے مرد اور عورت مین کامل میل جول ہونے کی امید قطع ہوتی نظر آتی ہے کیونکہ از روئے توریت مرد عورت کو ذرا سی بات پر طلاق دیسکتا ہے پہر عورت کو اپنے خاوند پر کیا بہروسا ہوسکتا ہے اور از روئے انجیل زنا کے سوا کوئی عیسائی عورت کو طلاق دے ہی نہین سکتا یہ قید صرف زنا کی عیسائی عورت کو بے لگام کرنے کے واسطے کافی ہے۔ کیونکہ ہوسکتا ہے کہ ایک عورت زنا کار تو نہین مگر اپنے مرد سے نافرمان اور بدخلق ایذا رسان اور غیر منتظم اور کسیوجہ سے جان سے خوار ان حتی کہ اگر عیسائی عورت اپنے خاوند کو گالیان دے اور جو بیان مارے مگر زنا نہ کرے اور عاقر ہو یعنے بچہ جننے کے قابل ہی نہ ہو پہر عیسائی مرد ایسی عورت کو از روے انجیل طلاق نہین دیسکتا دیکہئے ایسی صفات مذکورہ بالا سے جو عورت متصف ہو وہ مرد کو زندہ درگور کرنے کیلئے کافی ہے کہ نہین بیشک ایسی عورت کا خاوند اپنی زندگانی کو بلائے دوزخ سے بدتر جانکر اگر خودکشی کر جائے تو جائے تعجب نہین چنانچہ تہوڑا ہی عرصہ گذرا ہے کہ دہلی

مین کریم بخش نامی عیسائی نے اپنی عورت کو کسی ناراضگی کے سبب سے مار ڈالا تہا اور آپ خود بہی جیل خانہ سرکاری مین خود کشی کرکے مرگیا دیکہئے اگر عیسائی مذہب مین ضرورت اشد کیوقت سوائے زنا کے طلاق جائز ہوتی تو یہ دونون جانین کیون ضایع ہوتین الغرض بہت وجوہات اس طلاق انجیلی پر قایم ہوسکتی ہین بسبب طول ہونے مضمون کے ہم بیان نہین کرتے اس مسئلہ کی حقیقت اور مسئلۂ طلاق اسلامی کی خوبی اور طلاق انجیلی کا مقابلہ رسالہ آئینۂ اسلام مصنفہ مولانا مولوی حضرت سید محمد علی صاحب کانپوری مدظلہ کے صفحہ ۱۷ سے ۲۶ تک ملاحظہ فرمائین مولانا ممدوح اس مسئلہ کو از روے قرآن شریف بخوبی بیان کیا ہے۔

اور ایک سوال بامید جواب ہم بہی کرتے ہین عیسائی اسکا جواب دین

ایک[ع] جوان عیسائی طاقتور نے جسکی طبیعت صفرائی ہے تا سن پچیس سالگی شادی نہ کرائی بسبب غلبۂ خون واجتماع فضلات ردی چند امراض دموی مثل سودا و خراش بدن پہنسی پہوڑہ سے مبتلا ہوگیا بلکہ خوف جذام لاحق ہوگیا واسطے حصول صحت ڈاکٹر کی طرف رجوع ہوا ڈاکٹر صاحب نے بعد دریافت حال ارشاد کیا کہ جب تک تم نکاح نہ کروگے تم کو صحت نہ ہوگی بحکم طبیب بیچارہ نے نکاح کرلیا اتفاقاً وہ بیوی بیچارہ کسی بہی بمرض حیض دایمی بیمار تہی عیسائی نے سنا ہوا تہا کہ مرض حیض مین جملہ امراض شدیدہ مثل سوزاک و آتشک و بول الدم وغیرہ کا مولد ہے اس خوف سے بیچارہ نے جماع نہ کیا۔ اب ہم پوچہتے ہین کہ بموجب دین پولوسی کے تزویج ثانی کرسکتا ہے کہ نہین عورت موجودہ کو بغیر ثبوت زنا طلاق دیسکتا ہے کہ نہین اور بسبب بیماریون کے جان گہلی جاتی ہے مرض دفع نہین ہوتا اب فرمائے کہ بیچارہ عیسائی مذکور بموجب دین پولوسی کس طرح سے زندگی بسر کرے ایا نکاح ثانی کرے یا عورت موجودہ کو طلاق دیوے یا اپنی جان سے ہاتہ دہووے امر دیم۔ ایک عورت کے سوائے دوسری عورت کرنی حرام خیال کرنا اور اس حکم کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف نسبت دینا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرماتے ہین کہ ایک کے سوائے کوئی دوسری شادی نہ کرے یہ صرف اس عیسائی خدا فراموش کا بالکل جہوٹہ ہے تمام انجیل مین حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی زبان مبارک سے کبہی ارشاد نہ فرمایا کہ ایک عورت کے سوا دوسری شادی حرام ہے اگر کوئی عیسائی خاص حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا قول انجیل مروجہ حال سے نکال کر دکہلاوے تو ہم اس عیسائی کی شاگردی کرنیکو طیار ہین ورنہ یاد رہے کہ خدا نے جہوٹون کے حق مین بہت سخت وعید فرمائی ہے اور ہم تو صاف کہتے ہین کہ کب تک تم باطل کو دوست رکہوگے اور جہوٹہ کی پیروی کروگے زبور ۴ - ۲ پہر حضرت داؤد علیہ السلام نے ایسون ہی کے حق مین ارشاد

ع یہ خوبی اسلام کے ساتہ مختص ہے کہ اوس نے حالت اضطرار مین بغیر قید زنا کے ایسے ضرورتون کو خیال کرکے جو کہین زنا کے قید سے بہی بڑہ کر ہین اور جن کے وجہ سے زندگی اجیرن ہوجاتی ہے طلاق کو جائز قرار دیا ہے اس کی خوبی سے قطع نظر کرکے مخالفون کا اسپر ناواجب اعتراض کرنا ایسا ہے جیسے آفتاب کو خیرہ معنی کہنا اور چاند پر خاک اڑانا سے چشم بد اندیش کہ برکندہ باد عیب ناپدہ ہنرش در نظر۔ اسی طرح اگر چشم انصاف سے کثرت تازہ داخلی اسلام کو مد نظر اوس کے بیشمار عدل وغیرہ اور مصالح وقت کے دیکہا جاوے تو اوس کی خوبی ذہن نشین ہوگی ہمیں صاحب کو زیادہ معلومات کا شوق اس مسئلہ کے متعلق ہو وہ آئینۂ اسلام مؤلفہ جناب مولانا مولوی سید محمد علی صاحب کانپوری سے متعلق ۱۷ سے ۲۶ تک مطالعہ کرے۔ از بیشتر۔

فرمایا ہے کہ ان کی فطرت تین جیسی ہے زبور ۱۱۹ و رس ۱۱۸
علاوہ ازین حضرت حزقیل علیہ السلام ایسے جھوٹ بولنے والون
کے حق مین فرماتے ہین کہ اس لئے تم جھوٹ بول بول کر
صادقون کے دل کو اداس کیا دیکھو حزقیل ۱۳-۲۲
قولہ امر سو یم اپنے دشمنون کو پیار کرو جو تمہاری برائی
کرین ان کا بھلا کرو۔

اقول انسانی طبیعت دو قسم کی ہے بعض انسان سخت دل
اور بعض رحیم طبیعت ہوتے ہین چنانچہ رحیم طبعون پر سختی اور
سخت طبیعت کا رحم کرنا بہت مشکل ہے جب یہ بات معلوم
ہو چکی تو اول توریت مین حکم ہوا کہ دانت کے بدلے دانت
جیسکی خروج ۲۱-۲۳-۲۴- اور احبار ۲۴-۲۰ سے ظاہر ہے اور
خلاف اس حکم کے انجیل متی باب ۵ آیت ۳۹ مین بالکل معافی
فرمائی گئی ہے بلکہ علاوہ معافی کے اپنے دشمنون کو پیار
کرنا لکھا ہے اب دیکھئے جو طبیعتین رحیم ہین وہ اپنی طبیعت
کے خلاف توریت کے حکم پر عمل نہین کر سکتین کیونکہ توریت
مین بدلہ لینا ضروری امر ہے اگر کوئی بدلہ نہ لے وہ
ازروئے توریت کے گنہگار ہے اور طبیعت کے خلاف
کام کرنا بہت ہی مشکل ہوتا ہے اور ازروئے انجیل رحم
کرنا مگر جو طبیعتین سخت دل ہین ان کو رحم کرنا دشوار بلکہ
غیر ممکن ہے پس ہر دو احکام توریت و انجیل کے گویا دونون
قسم کے لوگون کے برخلاف ٹھہرتے ہین اور نہ ہم کو کوئی
ایسا فرقہ نظر آتا ہے کہ جو اپنے دشمنون کو پیار کرتا ہو۔
نکتہ اہم ناظرین کو مقدمہ گھور تا وہ اما ضلع ہوشیار پور
یاد دلاتے ہین کہ عیسائیون نے کس طرح انجیل کے اس
حکم پر کہ تو اپنے دشمنون کو پیار کر عمل کیا تھا کہ بیچارہ

عزیز مسلمانون کو قیامت تک یاد رہیگا۔ اب دیکھئے دونون
کتابین یعنے توریت و انجیل کی تعلیم علی الدوام کیواسطے
اور ہر ایک انسان کی طبیعت کے لئے کافی نہین نہو سکتین
جسکا نتیجہ یہ نکلا کہ سوائے ان دونون کتابون کے ایک اور مکمل
اور مکمل کتاب کی ضرورت تھی جو ہر فرد انسان کے لئے کافی
اور ہر زمانہ کے واسطے یکسان قانون اور ہدایت کا ذریعہ
ٹھہرے سو ایسی پاک کتاب ہمہ صفت موصوف سوائے قرآن
شریف و فرقان حمید کے کون ہو سکتی ہے دیکھئے دشمن کے انتقام
کے بارہ مین توریت و انجیل ہر فرد انسان کے طبیعت کے موافق
حکم نہین کرتین جیسیکا اوپر ہم بیان کر چکے ہین مگر قرآن شریف
مین ایسے عمدہ اور کامل تعلیم ہر فرد بشر کی طبیعت کے موافق
اور علی الدوام کیلئے کافی ارشاد فرمائی گئی ہے جو جبار اور
رحیم طبیعتون کے موافق اور ہر زمانہ کے لوگون کو یکسان کافی ہو
دیکھئے اللہ جل شانہ اپنے کلام قدیم یعنے قرآن شریف سورہ
شوری رکوع ۴ مین فرماتا ہے "جزاؤا سیئۃ سیئۃ مثلہا فمن
عفا واصلح فاجرہ علی اللہ" ترجمہ۔ برائی کا بدلا اس قدر
جسقدر تم کو تکلیف دی گئی ہے اگر تم اپنے دشمنون کو معاف
کرو تو اس معافی کا بدلہ تم اللہ تعالیٰ کی ذات سے پاؤگے
یعنے قیامت مین اللہ تعالیٰ اس معافی کے بدلے تم کو اے مسلمانو
جو تم اپنے دشمنون کو معاف کروگے دوزخ سے نجات دیگا
اور بہشت کی خوشی دائمی عطا فرمائیگا دیکھئے ازروئے تعلیم
قرآن شریف اگر کوئی جبار طبیعت کا انسان اپنے دشمن سے
بدلہ لے تو اسکا اختیار ہے مگر شرط یہ ہے کہ بدلہ لینے مین زیادتی
نہو اور اگر رحیم طبیعت کا انسان اپنے دشمن کو معاف کردے
تو اس معافی کا اجر اللہ تعالیٰ سے پاویگا یعنے مستحق جنت کا ہوگا

مطبع مجمع الاسلام بنگلور مین محمد شریف کے اہتمام سے چھپا۔

تہا۔ ایسے وقت مین اہل حق کے خون نے جوش مارا اون کو
کب گوارا تہا کہ اللہ سے پاک نام کو عیب لگتے دیکھین و
کب دیکھہ سکتے تہے کہ اہل حق یہی ان سے دہوکہہ مین
اگر ضلالت سے عمیق گڑہے مین گرین۔ ایک اخبار بنگلور مین
جاری کیا گیا جس نے اگر ان کو سر بازار اس طرح کی مناوونوں
سے نہین روکا تو اتنا تو ضرور کیا کہ ان کے کارستانیون
مین خلل ڈالا ان کے عقاید و اعمال کے نقایص و عیوب
اظہر من الشمس کر دئے اون کے کتابون کا جنپر
ان کی مذہب کی بنیاد ہے اور جو الہامی مانی
جاتی ہین بے سند اور غیر الہامی ہونا مثل مہر تابان
کر دکہایا۔ ابن انسان کو ابن خدا کہنے مین جو دہوکہہ
اونہون نے کہایا اس سے ظاہر طور پر اون کو آگاہی دی
اسلام اور پیغمبر اسلام پر بسبب تعصب اور کج فہمی
کے مخالفان اسلام نے جو اعتراض کئے اون کے ایسے
مین ایسی طرح کوشش کی۔ اغلاط بائبل ثبوت تحریف
مین عمدہ عمدہ مضامین شایع کئے اوس جگہہ پر جہان
اہل حق کو بسبب موجود نہ ہونے اہل علم کے جو لنکساری
ان سے حاصل ہوتی تہی وہان بجاے ایک عالم کے
پہونچکر اون کی ایسی مدد کی جسکا اندازہ اوس شخص
کو بخوبی ہو سکتا ہے جسنے اوسکی مدد ویسے وقت مین
حاصل کی ہو۔ چودہری مہر اللہ صاحب مبر کہتے
ہین " ہمان پادریون کا بہت زور و غلبہ تہا اور
مسلمانون کو بجز سکوت کے چارہ نہین تہا مگر آپکی
اخبار کی مدد سے کرستانون کو پوری شکست دی
گئی جلسہ کرکے ہمنے اون کو شکست فاش دی۔ اب

تنگ کرنے سے بہی وہ بحث کرنا نہین چاہتے اسیکی بدولت
مین نے ایک کتاب بنگالی زبان مین لکہی ہے جس مین
اغلاط بائبل بیان کیا ہے" یہہ اور اس قسم کے بہت
سے واقعات ہین جن سے پتہ لگتا ہے کہ منشور محمدی کیسے
حامی اسلام شی ہے اور اس سے کس طرح کی مدد اہل
حق کو پہونچی ہے اور پہونچتی ہے غرض جسطرح ہو سکا
اس اخبار نے نہایت مردانگی کے ساتہ دشمنان اسلام
کا دم بند کرتا رہا اور اخبارات و پرچہاے نصاری
کا جواب دیتا رہا اور نبوت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو
کیا باعتبار بشارات انبیاے سابقین کے اور کیا باعتبار
آداب و اخلاق و حیات و تعلیمات کے بخوبی ثابت
کرتا رہا۔

دلایل کا اس کے جہان مین ہے شہرہ
کمالون کا ہر ایک زبان مین ہے شہرہ
مباحث مین دشمن کو نیچا دکہایا
خدا کے نوشتون کو اونچا دکہایا
عیوب نصاری کیا آشکارا۔
تقنع کو ان کے کیا آشکارا۔
جہان اہل حق کو ہے مغلوب پایا
وہان پہونچ دشمن کو نیچا دکہایا
جہان شرک کا زور پایا ہے اسنے
براہات کو رب کے بتایا ہے اسنے

حضرات پادریون کو جو ناگوار بیان بدولت اس کے نصیب
ہوئین وہ روشن تر ہین اب ان کو ایک جا بہی لاجواب
کرنے کا پادری صاحب کو ایک نپترہ بہی مغلوب کرنے

۵۔ پادری جی بیبل کے الہامی ہونے کی بھی کوئی سند رکھتے ہو یا یونہین مرغی کی ایک ٹانگ بگھارے جاتے ہین جواب نہ دارد۔ پادری جی۔ محرف کتاب کو ماننے سے فائدہ جواب ندارد۔ پادری جی۔ خدا کی پاک انسان کے ناپاک رحم مین داخل کرنے سے حاصل جواب ندارد۔ اور جب دو ایک سوال ہوے تو گھبرکے طرف پیچھا چھڑانے کی غرض سے چلتے ہوے نظر آتے ہین۔

الحاصل منشور محمدی کے اسی طرح سترہ سال اتمام کو پہونچے اور اٹھارواں سال شروع ہوا۔ اس کے اتمام پر ہمکو خدائے عزوجل کا کمال درجہ مشکور ہونا چاہیے جس کے فضل وکرم اور توفیق سے باوجود مسلمان باقیداروں کی بدسلوکی کے اسکو جاری رکھا اور پست ہمتی کر کے چھوڑ نہین دیا۔

ہم کو ان معاونون کی بھی نہایت مشکوری ہے جنکو خدا نے اسکی جانی مالی قلمی مدد کرنے کا شوق عطا کیا اور جن کی امداد اس کی اجراء مین جزو اعظم تھی خدا اون کو اجر عظیم عطا فرماوے اور ان کے مساعی جمیلہ کو مشکور کرے۔

ان باقیداروں کی نہایت شکایت ہے کہ جنہون نے بجاے اسکے کہ مدد کرتے اسیکا مال باوجود مطالبہ کہلانے کے کہایا سال گذشتہ وستر ہوین سال اس کے وصول کی بہت تجویزین کین مگر ان پر کارگر نہ ہوین اور ہزار طرح سے ان کو سمجھایا مگر سب کچھ ایسے سوئے ہین سونے والے کو جاگنا مشکل قسم ہے۔ باقی ادا کرنے کا نام تک نہ لیا مدد کرنا تو دوسری بات ہے۔

اسی سترہوین سال اسلام کے ہمدرد قوم کے جانثار مشور محمدی کے سرپرست جناب مولانا مولوی محمد علی صاحب کانپوری نے نہایت دردمندی کے ساتھ یہ خیال ظاہر فرمایا کہ ایسی تجویز کیجاوے کہ منشور ہمیشہ قایم رہے۔ اور سو پرچہ بغیر مدد خریداردن کے جاری رہ سکین اور جو خریدنا چاہے وہ پیشگی دے اور جو پیشگی نہ دے اوس کو اخبار نہ دیا جاوے اسپر بہت تھوڑے بھی خواہان منشور محمدی نے صاد فرمایا اور امداد کا وعدہ فرمایا۔

جناب منشی محمود خان صاحب ساکن پونہ نے اس تجویز کے قیام کی یہ صورت نکالی کہ منشور محمدی کے متولائف ممبر ایسے ہون جو سو روپیہ ایک مشت دین اور یہ مبلغات کسی معتمد اور بہی خواہ اسلام کے پاس جمع کئے جائین اور ان مبلغات سے کرایہ کے مکانات بمبئی مین خریدے جاوین جہان بہ نسبت اور شہرون کے کرایہ بہت آتا ہے اور اس کرایہ کی آمد سے جو اندازاً اسی روپیہ ہوگی منشور محمدی کے جتنے پرچہ نکل سکین طبع ہو کر لائف ممبرون کے پاس مفت بھیجے جائین اور بعد وفات جنکو وہ وصیت کر جائین ملا کرے۔ اور خود بھی لائف ممبر بننے کا اقرار فرمایا۔ اسپر بھی بہت تھوڑے اصحاب نے توجہ کی اور جنکی نام منشور محمدی مین طبع ہو چکے ہین۔ جناب مولوی محمد عمر خان صاحب واعظ رد نصاری کا یہ فرمانا بے شک صحیح ہے کہ گیارہ بہت مسلمان رعایاے ہند مین سو شخص ایسے نہ ملے جو اسکو قایم رکھہ سکین بہت تعجب کی بات ہے۔ بیشک

تعجب اور بڑا تعجب ہے۔

اس سال بھی اگلے سالون کے طرح تردید لفاری و دفع اعتراضات غیر بر اسلام کے مضامین بہت طبع کئے گئے

• دلایل قویہ بر اثبات نبوت محمدیہ جو ایک مختصر مدلل رسالہ ثبوت نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مین ہے بصورت کتاب کے چھپا۔ قبول اسلام کی فہرست جہان تک میسر ہوسکی درج اخبار کی گئی۔ فرقہ یونی ٹیرین کے مضامین بھی جو تردید تثلیث مین تھے طبع کئے گئے۔ اظہار عیسوی جو عیسائیون مین منجم چیز ہے ہستم کیطرح بہت مدلل اور لاجواب کتاب مانی جاتی ہی چند مختصر ریمارک طبع ہوے جس سے کاتا ہوا سوت کپاس ہوگیا عدم ضرورت قرآن کا ریویو بھی جسپر وہ لوگ نازان تھے طبع کیا گیا جسنے بالکل بھانڈا پھوڑ دیا غرض جن جن کامون مین حمایت و شوکت افزائے اسلام دیکھی گئی اس کے کرنے مین حتی المقدور کوتاہی نہوی۔

ان عنایت فرماؤن کی جو مالی اور قلمی مدد کرتے ہین تہ دل سے مشکوری ہے اور امید ہے کہ ہمیشہ اسی طرح مدد کرکے منشور محمدی کی عزت افزائی کرتے رہینگے ہماری آرزو ہے کہ منشور محمدی مین ہر ایک بات مین مضامین مین وقعت مین شوکت مین وہ ترقی ہو کہ وہ بجائے خود ایک آلہ دشمنان اسلام کی سرکشی توڑنے کا ہوجاوے اور کل مسلمان اوسکو بہت عزت سے دیکھین تاکہ دشمنان دین مین اسکی وقعت ہو۔ یہ اس لئے نہین کہ ہمارے خیال مین اس کی اشاعت ہے اور اس لئے کہ یہ اسلامی پرچہ ہے اور دشمنان اسلام کے منہ بند کرنے کا آلہ۔ اور اسلام پر کے اعتراضات اٹھانے کی کل اور اسلام جسکی بنا ہی محض حکمت کے اصول پر ہے شایع کرنے کا ذریعہ ہے۔

ہم کو امید ہے کہ جن مسلمانون کو اس کے حالت کی خبر پہونچے وہ ضرور اوسکو فروغ دینے کی سعی کرین گے اور جو مسلمان اس کے وجود اور شیوع کو معلوم کرین گے وہ اوس کی اشاعت کی ترقی مین بدل و جان سعی فرماوین گے اور جہان تک اون سے ہوسکیگا اوس کے پھیلانے مین کوشش فرماوین گے ہند کے کروڑ مسلمان رعایا مین سے فی ہزار ہی ایک خریدار ہوجاوے تو معتدبہ تعداد خریدارون کی ہوسکیگی۔

ہماری دلی تمنا ہے کہ منشور محمدی کے پرچے تارون کے طرح ہند کے شہرون ملکون اور قصبون مین پھیلین اور آفتاب کے طرح لوگون کو فائدہ پہونچا دین۔

منشور محمدی کی سب سے بہتر مدد اس طرح ہوسکتی ہے کہ جو شخص مدد کرنا چاہے وہ دو تین خریدار برابر ہا کر چھوڑ دے اور اس طرح اسکی اشاعت کو ترقی دے اگر ہر ایک خریدار اس طرح پر عمل کرے تو بھی بڑی تعداد خریدارون کی ہوجاویگی اور اخبار بہت پھیلیگا اور جس طرح چاہے مدد کرنے کا اختیار ہے۔

منشور محمدی کی ایک عالم کی مالی ہو یا قلمی مدد کرنا گویا خود کا ایسی جگہ مین اعلاء کلمۃ اللہ کے لئے پہونچنا ہے جہان

اہل حق بسبب کسی عالم کی عدم موجودگی کے لاجواب ہوتا
اور کسی دشمن دین نے ان کو مغلوب کر لیا ہو اور ان کو
کوئی مدد گار سوائے خدا کے جواب دینے کے لئے نہ باقی
رہا ہو۔ اہل ثروت کا مدد کرنا گویا ایک عالم کو اپنے
خرچہ سے پہونچانا ہے اور ایک انپڑھ کا بھی یہی حال ہے
غرض جسطرح ہو سکے اسکو فروغ دیا جاوے۔ خداوند
تو نے جسطرح اسکو کتاب جاری رکھا اور جو حمایت
اسلام کا کام اس سے لیا اور جسطرح راہ ہدایت سے
بھٹکے ہوؤں کو راہ پر لایا اور دشمنان اسلام کا
منہ بند کرتا رہا اسیطرح جاری رکھ اور ویسے ایسے کام
اس سے لے۔ اللھم آمین۔

قبول اسلام

(ممالک غیر مین)

اسلام جو اس طرح ممالک ہند مین اور ممالک غیر مین ترقی
کر رہا ہے اور اس کی حقانیت کا اعتراف واکناف عالم
مین مشہور ہے وہی بجائے ایک معجزہ کے ہے۔ طرفہ ثانی
کو دیکھئے کیسی مشنین ہین کتنا روپیہ پانی کے طرح بہایا
جاتا ہے اور کتنی جان کا ہی کرستان بنانے کیواسطے
وہ کرتے ہین۔ اس مذہب کے مبلغ اطراف عالم مین پھیلے
ہوے ہین اور ان سب کے ساتھ بفحوائے الناس علی
دین ملوکھم ان کو بہت کچھ دیتا دلاتا ہی پاوے ساتھ
ہی اپنے دین کی ترقی دینے کے لئے موجود رہے۔ ادہر
دیکھو نہ یہان کوئی مشن ہے نہ کچھ روپیہ صرف کیا جاتا
ہے اور نہ فروغ دینا دی باتی ہے اور نہ اس طرح
کی کوشش مسلمان بنانے مین کی جاتی ہے باوجود ان
سب باتون کے اسلام اس کے برابر بلکہ اس سے زیادہ
ترقی کرتا جاتا ہے افریقہ کا حال تو شاہد ہوگا وہان نہ مسلمو
کی تعداد ایک کروڑ سے زیادہ ہے۔ شاہد ہی کا حال معلوم نہ
فرمائے جہان کے حکمران کا مذہب عیسوی ہے۔
پھر یہ کیا حقانیت اسلام کی دلیل نہین ہے اپنے وقت
مین اور ایسے محل مین ایک کا مسلمان ہونا گویا لاکھ
کا اس سے زیادہ کا کرستان ہونے کے برابر ہے۔
دہلی کے اخبار مین یہ فہرست نو مسلمون کی طبع ہوئی
ہے۔ ہمونے دیکھا ہے کہ ایک ارمنی سوداگر
دیار بکر کا رہنے والا صاحب برس کی عمر کے بعد مسلمان
ہوا اور اوسکا نام علی رضا رکھا گیا اور دوسرے
ایک یہودن نوجوان بھی مشرف باسلام ہوی اور
اوسکا نام فاطمہ رکھا گیا اس سے علاوہ ازمیر مین دو
ارمنی اور پانچ رومی اور اٹھارہ یہود مع مسلمان
ہوے۔ اور اخبار الاخیار مین اختر روم سے یہ ترجمہ
کیا گیا ہے

طرابلس مین قسطنطین نامی ایک رومی اور پانزلیق نامی
ارمنی صورت اور ایک اور شخص خوب نامی دین
اسلام سے مشرف ہوے۔

برسہ شہر مین پواجنے نامی ایک رومی عورت نے اور
سلیمان نامی ایک عزیز نے جو یزیدی قوم سے تھا سو
اپنے چار بچون کے اپنا دین ترک کرکے دین اسلام کو
قبول کیا۔

دیار بکر مین کیوزیع افندی ایک مشہور امیر نے دین

اسلام قبول کیا اور ایک یہودی لڑکی بمقام اورنہ بطیب خاطر مسلمان ہوئی۔

اس کے علاوہ پچھلے چار ماہ مین ۲۰۵ آدمی شرف اسلام سے بہرہ مند ہوے ان لوگون مین سے ۱۰ والمنی اور پانچ رومی اور انہارہ یہودی تھے۔

(ہندین)

قبول اسلام

جناب محمد ابو المکارم بقاحسین شاہ صاحب اجمیر سے تحریر فرماتے ہین کہ "چند روز آگرہ مین مقیم تہا اس جگہ کے نومسلمون کی تعداد کا جو مجہ کو معلوم ہوی ایک خط سرسری مقام صدر سے لکہہ کر ابلاغ خدمت کرایا تہا۔ باقی نومسلمون کی جو فہرست مجہ کو دستیاب ہوی ذیل مین درج ہے اور پہر اوس جگہہ سے اچہیزہ ریلوے اسٹیشن پر چار روز مقیم ہوا اوس جگہ جو نومسلمون کی تعداد معلوم ہوی وہ مقام اچہیزہ کے نام کے ساتہ اور علی ہذا القیاس باندی کوی ریلوے اسٹیشن اور اجمیر شریف پر جگہہ کی تفصیل وار فہرست بہیجتا ہون درج اخبار فرماکر داخل حسنات ہو جئے آیندہ جس جگہہ مجہ کو اخبار یا رسالہ اشاعت اسلام مین دستیاب ہوگا یا تعداد نومسلمون کی معلوم ہوگی رسالہ خدمت کرتا رہونگا۔"

نمبر	اسلامی نام	کفری نام	کیفیت
۱	سعیدا	موہنی	مطبع انوری پریس آگرہ مین ملقین ہوا۔
۵	رحیم	گجرا	
۶	دین محمد	بہیکا	
۷	نور محمد	نرا	
۸	خدا بخش	رندہیرا	
۹	مولی بخش	کہینیا	
۱۰	اللہ رکہی		جہانگیر خان مطبع نظامی پریس آگرہ نے کلمہ تلقین کیا۔
۱۱	کریم اللہ	چہدرا	
۱۲	رحیم	بہیکا	
۱۳	کریم اللہ	تولا	
۱۴	رسول بخش	کلوا	
۱۵	نور محمد	بیلا	خواجہ بخش نے کلمہ تلقین کیا۔
۱۶	خدا بخش	رہوشال	
۱۷	امیر	نہکا	جامع مسجد مین کلمہ تلقین ہوا۔
۱۸	منیر	سورجا	
۱۹	-	رستم	مختار علی بیگ نے کلمہ تلقین کیا گلاب خانہ آگرہ
۲۰	عبد اللہ	بنے سنگھ	جامع مسجد مین کلمہ تلقین ہوا۔

اچہیزہ

نمبر	اسلامی نام	کفری نام	کیفیت
۱	خدا بخش	بہاری	
۲	دین محمد	گوجرا	
۳	نصیبا	طیا	
۴	غلام حسین	لالا	

آگرہ مین

نمبر	اسلامی نام	کفری نام	کیفیت
۱	محمد جعفر	دیبی سنگھ	وزیر اللہ شمشیر ساز نے کلمہ تلقین کیا
۲	وحیدا	سندر	شیخ حمید اللہ نقشہ نویس آگرہ سے ہوا
۳	زینب	پہپی	فقیر محمد خان انور مہتمم دواخانہ

اسٹیشن باندی کوی ریلوے جنکشن علاقہ راجپوتانہ مالوہ ریلوے

نمبر	اسلامی نام	کفری نام	کیفیت
۱	محمد حسین	کہنی	مولوی عبد الرحمان صاحب نے کلمہ تلقین کیا۔
۲	عبد الواحد	کشنلال	

تنبیہ

نمبر	اسلامی نام	انگریزی نام	کیفیت
۱	عبدالرحمان	چندہ سنگھ	
۲	عبدالرحیم	سادھا سنگھ	
۳	نجیبا	دوارکا	
۴	رحیما	متھرا	
۵	کریما	گنگا	

عیسائیون کی کتابین اور رسالے

(اسلام کے رد مین)

یہ عادتی بات ہے اور اکثر دفعہ دیکھا گیا ہے کہ جب کوئی عیسائی ہوتا ہے تو اوسکا پہلا کام یہ ہوتا ہے اور یہی سمجھا جاتا ہے کہ کسیطرح اون کے نظرون مین جسکا نمک کہلایا جاتا ہے عزت اور رسوخ پیدا کیا جاوے اور جس غرض سے عیسائی ہوے اوس مین کامیابی ہو۔ اور اپنا اعزاز بڑہایا جاوے اور اس کے ذریعہ ہوتے ہین کوئی تو مباحثہ بنکر مشن والون کی نظر مین جگہ پیدا کرتا ہے اور کوئی تو منادی کرنے لگتا ہے اور اپنی امیدون مین کامیاب ہوتا ہے اور کوئی تصنیف و تالیف مین اپنی پوری ہمت کو صرف کرتا ہے اور اسکے ذریعہ بڑے بڑے تنخواہون کا استحقاق حاصل کیا جاتا ہے۔

یہ بات صرف ہم ہی نہین کہتے کہ ان نو عیسائیون کے کتابین جو شاہد پر مبنی ہوتی ہین اسکا اقبال تو عیسائیون کو بھی ہے پادری عماد الدین جب شرف اسلام سے خارج ہوکر عیسائی ہوگئے اور بعد داخل ہونے اس غرض سے) اسلام کی تردید مین کتابین تالیف کرنے لگے اور چاند پر خاک ڈالنا اور آسمان پر تھوکنا چاہا تو گو مسلمانون نے ان کے کتابون کی خوب خبر لی اور رہبت سے۔ داون کے کتابون کے ہوے۔ مگر خود عیسائیون نے اون کے کتابون کو ایشیائی گپ خیال کیا اور بیہودہ گوئیون سے پر مانا۔

ہمارا ارادہ ہے کہ ان کتابون پر جو تردید کتب عیسائیان مین تالیف ہوے ہین مختصر ریمارک کرتے جاوین لیکن اگر تمام کتب دلخراشی کا ریویو لکھنے بیٹھین تو بہت وقت اور اخبار کا بہت بڑا حصہ اس کے لئے درکار ہوگا لہذا جو کتابین ہم کو نئے موصول ہوا کرین گے اون کا تھوڑا سا احوال لکھدیا جاویگا تاکہ ناظرین عیسائیون کے کتابون کی حقیقت سے آگاہ ہوجاوین اور اون کو عیسائیون کے پوچ و پوچ باتون کے دلائل اور معقول جوابات سے واقفیت حاصل ہو۔

یہ بات تمام کو معلوم ہے کہ حضرت پیغمبر آخر الزمان کا نمونہ کیا باعتبار حالات زندگی کے کیا باعتبار اعلیٰ تعلیمات کے اور کیا باعتبار اون اصلاحات کے جو حالت زمانہ کے مطابق آپنے الہام غیبی سے فرمائی ہین نواریخ عالم جن بے نظیر اور بے مثل ہے اور وہ لوگ جن کو تعصب مین کم دخل تہا یا جو آزاد رائے رکھتے تہے باوجود اختلاف مذہب کے اسبات کا اقرار کرتے ہین کہ آپ پیغمبر آخر الزمان ہر ایک بات کا لحاظ کرکے جو سچے نبی مین ہونا چاہیے بے شک سچے رہنما تہے اور دنیا کے کل مصلحان اخلاق مبنی

آدم مین پکار تبہ اعلیٰ واکمل تہا جان ڈیون پورٹ کی
کتاب مکنس کی تصنیف باسورتہہ اسمت کی لائف آف
محمد مکن کی تاریخ رومنہ انگلیرے مین اسلام اور پیغمبر پر
تحریر اور دیگر عیسائی اور انگریزی مصنفون کی تحریرات
وتصنیفات جسکو ناظرین دیکھہ چکے اور اگر نہ دیکھے ہون
تو تمام تو ضرور سنا ہوگا۔

حاصل کلام یہ کہ جب کوئی علمی مسئلہ ہوتا ہے اور اوسپر
تمام اہل علم کا اتفاق ہوتا ہے تو اوس کے خلاف بکنے
والے شخص کو جذباتی اور مسلوب الحواس کہینگے اسیطرح
جب کوئی دینی مسئلہ ہوتا ہے اور اوس کو دیسرے
مذہب والے بھی باعتبار اوس کے خوبیون کے اچہا
سمجہین اور عمدہ مانین تو اوس کے برخلاف اون
اتفاق کرنیوالون سے کم رتبہ والا شخص اور جو عقل
مین اور علم مین فہم وفراست مین شرافت مین کم
ہو مگر اختلاف ظاہر کرے اور بغیر لحاظ فکر ہر کس بقدر
ہمت اوست اپنی الٹی منطق سے کام لے تو اوسکو
لوگ کیا کہینگے؟ ضرور مختل الحواس کہینگے اور اوسکو
خبط سے منسوب کرینگے۔

جب مسلمان اور غیر مسلمان سبھون نے اس امر پر
اتفاق کیا کہ قطع نظر اور کمالات کے حضرت نبی امی
صلی اللہ علیہ وسلم کو تہذیب اخلاق مین
دنیا مین کسیسے کم درجہ حاصل تہا اور سیرت آنحضرت
مین ایسے نقائص وعیوب جو کسی مین نہین
پائے جاتے تہے اور یہ امر مسایل متفقہ سے قرار پاگیا تو
پادری تہامکرد اس نے اوس تہامکے تحت کیطرح

جو ایک وسیع میدان مین بالکل علحدہ اور بے شاخ وبرگہرا
ہوتا ہے میدان مناظرہ مین سر نکالا اور ایک کتاب تصنیف
کی اور اوسکا نام سیرۃ المسیح والمحمد رکہا اور اپنی فہم کے
مطابق اخلاق محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا مقابلہ حضرت
مسیح ابن مریم سے کرکے اپنے زعم مین یہ نتیجہ نکالا کہ حضرت
مسیح کی سیرت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے برتر ہے
اس کتاب کی اہل اسلام نے خوب خبر لی اور اوسکا بے
وقعت ہونا اظہر من الشمس کردیا اور پادری تہامکرد اس
کا اتمام کو نہ مین کامیاب ہوکر کہانا خوب ظاہر کردیا جال
مین ہی رسالہ کا رد جناب مولوی سید محمد نصرت علی صاحب
نے ہمارے پاس بغرض ریویو ارسال فرمایا ہے جسکا
نام صیانۃ النصوریین ہے اس رسالہ مین پادری جی ایل
تہامکرد اس کے مذکورہ بالا رسالہ کا بخوبی رد کیا ہے
صفحہ اول مین اس امر کا تذکرہ ہے کہ ساکنان سہارنپور
نے ایک نسخہ رسالہ پادری صاحب کا بغرض جواب آپکے
والد امجد کے پاس بہیجا تہا جو سبب تالیف کتاب کا
پہر جا بجا پادری صاحب کے اقوال کو نقل کرکے جواب
دیا ہے ہم یہان پر پادری تہامکرد اس کے اقوال کو
بلفظ نقل لکہینگے اور اوس کتاب کے مضمون کو بلفظ
جواب لکہینگے۔

قولہ آدم اول پاک تہا کیونکہ وہ گویا خدا سے پیدا ہوا
یعنے خدا کی صورت پر تہا پہر السنا فی سلسلہ توالید کا شروع
ہوا تو آدم کا بیٹا آدم کی صورت پر پیدا ہوا لہذا اوس
پیدایش سے پیشتر پیشہ بگڑ گیا تہا اور اس لیے آدم کا
بیٹا اوسکی ناپاک صورت پر پیدا ہوا اور مسیح ایک نئی

خلقت تبا مثل آدم کے اوس کی پیدایش معجزانہ تہی وہ بغیر
باپ سے نکلکر دنیا مین آیا نہ کہ باپ آدم سے اس تجربہ زندگی
کا اس امر کو ثابت کرتا ہے کہ سلسلۂ تولید مروجہ مین سے
کوئی شخص پاک نہین نکل سکتا چونکہ محمد اسی سلسلہ مین
پیدا ہوا (لوگ دیکھین کہ کس بے ادبی کی گفتگو ہے) لہذا
محمد بذات گناہ سے پاک نہین ہو سکتا اور نہ تہا جبتک
عبداللہ و ایمنہ بے گناہ نہ ثابت ہون۔

جواب نہ حضرت عیسی علیہ السلام کی بیگناہی کی بابت
پادری صاحب کی وہ دلیل صحیح ہے اور نہ حضرت پیغمبر
اسلام علیہ التحیۃ والسلام کے گنہگاری کی بابت کیونکہ
حضرت عیسی کی معجزانہ پیدایش انہین کے واسطے مخصوص
نہ تہی بلکہ حضرت ملک صدق کے بابت (بیبل مین) لکہا ہے
کہ بے ماں باپ بے نسب نامہ جسکے نہ دنون کا شروع اور
نہ زندگی کا آخر (عبرانیون کا ۷ باب اور ۳) پس پادری
صاحب کی دلیل کی رو سے حضرت ملک صدق حضرت
عیسی سے زیادہ تر بیگناہ ثابت ہوے اور ضرور ہے کہ
وہ جو بے باپ اور بے ماں کے دنیا مین آیا اوس سے جو
ماں سے پیدا ہوا زیادہ تر بیگناہ ہو اور وہ جو زیادہ تر
بیگناہ ہے اوس کے مقابل مین وہ جو کمتر بیگناہ ثابت
ہوا ہر آئینہ گناہگار سمجہا جائیگا۔ اور کتاب ایوب ۱۴
باب ۴ مین ہے کہ انسان کون ہے کہ پاک ہو سکے اور
وہ جو عورت سے پیدا ہوا کیا صادق ہے۔ انتہی۔
پہر یہ کہ وہ جو عورت سے نکلتا ہے کیونکر پاک نکلتا ہے
(ایوب ۲۵ باب ۴) اور حضرت عیسی حضرت یحیی کے
پاس توبہ کا بپتسما لیا تہا حالانکہ جبتک گناہ نہو توبہ کی
حاجت نہین ہے (لوقا ۳ باب ۳ و ۴) اب اس سے کہ پادری
صاحب کے مقابل مین ہم حضرت ایوب و حضرت داؤد و
حضرت عیسی کے قولون کو جیسا تہا سمجہین بہتر ہے کہ ان انبیا
علیہم السلام کے اقوال سے مقابل پادری صاحب کی دلیل
محض بیہودہ تہی اور خرافات یقین کرین ... باقی آیندہ۔

نور افشان کو جواب

جناب ڈینر صاحب اخبار منشور محمدی سلامت۔ بعد سلام مسنون
کے واضح ہو کہ اخبار نور افشان نمبر ۹ جلد ۱۶ صفحہ ۳ مین ایک
مضمون بعنوان **دعوت** میری نظر سے گذرا لہذا اوس کا
جواب دیا جاتا ہے آپ براہ مہربانی اپنے اخبار گوہر بار کے
کسی گوشہ مین درج فرمائین بندہ مشکور رہیگا۔

قولہ میرے دو محمدی دوستون نے کچہ کتابین میرے پاس
بہیجین جنمین ایک نے تو مجہے بہت زور و شور سے دعوت
اسلام کی جسکا جواب مین ان کو دے چکا ہون لیکن
چاہتا ہون کہ بذریعہ اخبار ایسے محمدی صاحبان کی خدمت
مین چند سطرین عرض کرون جو عیسائیون کو محمدی
مذہب کی دعوت دیتے ہین۔

اقول شیخی باز انسان کا کوئی اعتبار نہین کیا کرتا
اور شیخی باز آدمی ہمیشہ ذلیل و خوار رہا کرتا ہے۔
اور ہم صاف کہتے ہین کہ آپ کی یہ شیخی ہے جو آپ فرماتے
ہین کہ میرے دو دوستون نے کچہ کتابین بہیجین اور
ان کے جواب خوب دیئے گئے ای حضرت وہ کتابین
کون کونسی تہین جن کا جواب دے آپ فراغت حاصل
کرکے نور افشان مین شیخی مارنے لگے براہ مہربانی ان